احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL
61

213029

ہفتہ 25- ستمبر 1999ء- 14 جمادی الثانی 1420 ہجری- 25- تبوک 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 217

دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا یَرُدُّ القضاءَ الا الدعاء

دعا کو وہ طاقت حاصل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کو بھی بدل دیتی ہے۔

(جامع ترمذی کتاب القدر باب لا یرد القضاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

لوگ اس نعمت سے بے خبر ہیں کہ صدقات۔ دعا اور خیرات سے ردبلا ہوتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو انسان زندہ ہی مرجاتا۔ مصائب اور مشکلات کے وقت کوئی امید اس کے لئے تسلی بخش نہ ہوتی، مگر نہیں اسی نے لا یخلف المیعاد (اٰل عمران : 10) فرمایا ہے۔ لا یخلف الوعید نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے وعید معلق ہوتے ہیں جو دعا اور صدقات سے بدل جاتے ہیں۔ اس کی بے انتہا نظیریں موجود ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان کی فطرت میں مصیبت اور بلا کے وقت دعا اور صدقات کی طرف رجوع کرنے کا جوش ہی نہ ہوتا۔

جس قدر راستباز اور نبی دنیا میں آئے ہیں خواہ وہ کسی ملک اور قوم میں آئے ہوں مگر یہ بات ان سب کی تعلیم میں یکساں ملتی ہے کہ انہوں نے صدقات اور خیرات کی تعلیم دی۔ اگر خدا تعالیٰ تقدیر کے محو اور اثبات پر قادر نہیں تو پھر یہ ساری تعلیم فضول ٹھہر جاتی ہے اور پھر ماننا پڑے گا کہ دعا کچھ نہیں اور ایسا کہنا ایک عظیم الشان صداقت کا خون کرنا ہے۔ (دین) کی صداقت اور حقیقت دعا ہی کے نکتہ کے نیچے مخفی ہے کیونکہ اگر دعا نہیں تو نماز بے فائدہ، زکوٰۃ بے سود اور اسی طرح سب اعمال معاذ اللہ لغو ٹھہرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 202-201)

وقف جدید کیلئے کم از کم ایک ہزار معلمین کی ضرورت

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"........اسی غرض کیلئے میں نے جماعت میں تحریک جدید کے علاوہ وقف جدید کی تحریک بھی جاری کی ہوئی ہے تاکہ سارے پاکستان میں ایسے معلمین کا جال بچھ جائے جو لوگوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں اور انہیں (-) احمدیت کی تعلیم سے روشناس کریں مگر یہ کام صحیح طور پر تبھی ہو سکتا ہے۔ جب کم از کم ایک ہزار معلم ہوں"۔

(الفضل 3- اپریل 1959ء)

ایک بابرکت تحریک
بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیوت الحمد کی بابرکت تحریک کے ثمرات سے سینکڑوں مستحقین مستفیض ہو رہے ہیں۔ بیوت الحمد کالونی جو نوے مکانوں پر مشتمل ہے اور ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ ہے، اس میں ۸۴ سے زائد مستحق خاندان رہائش کی سہولت سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی پہلے مرحلہ کی تکمیل میں کالونی کے دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اسی طرح ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ کئی مستحق گھرانے اس امداد کے منتظر ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ مستحق افراد کی خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ اور حسب استطاعت ضرور شمولیت فرمائیں۔

یہ مالی قربانی آپ اپنی اپنی جماعتوں میں بھی نظام کے تحت پیش کر سکتے ہیں۔ اسی طرح براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھی داخل کروا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت خلق کی توفیق اور سعادت سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں

تازہ اطلاع

ربوہ : 24 ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں امیر صاحب مقامی وناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی صحت بہتر ہو رہی ہے۔ ماہر ڈاکٹروں نے علاج پر تسلی کا اظہار کیا ہے۔ تاہم علاج کا پورا اثر ظاہر ہونے میں ابھی کچھ وقت لگے گا۔

احباب کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم و رحیم اپنی رحمت کے ساتھ پیارے آقا کو جلد کامل صحت و تندرستی عطا کرے اور آپ کے جملہ دینی منصوبوں کو کامیاب کرے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

ایم ٹی اے کی نشریات

ایم ٹی کے ناظرین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لندن سے آمدہ اطلاع کے مطابق درج ذیل دی گئی تاریخوں میں مندرجہ اوقات میں ایم ٹی اے کی نشریات Sun Outage کی وجہ سے خراب ہو سکتی ہیں۔ (نظارت اشاعت)

تاریخ	وقت شروع	وقت اختتام
29 ستمبر 1999ء	12:18:01	12:23:56
30 ستمبر 1999ء	12:16:01	12:25:17
01 اکتوبر 1999ء	12:14:56	12:25:44
02 اکتوبر 1999ء	12:14:19	12:25:40
03 اکتوبر 1999ء	12:14:10	12:25:12
04 اکتوبر 1999ء	12:14:31	12:24:16
05 اکتوبر 1999ء	12:15:34	12:22:36

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 75)

خدام پر عدیم المثال شفقت

حضرت خان صاحب سید غلام حسین شاہ صاحب بھیروی ریاست بھوپال میں محکمہ حیوانات کے آفیسر (Animal Husbandry Officer) تھے۔

آپ کو چودہ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعود کی بیعت نصیب ہوئی۔ آپ کو اکثر دفعہ حضور انور کے ہاتھ پاؤں دابنے اور پنکھا جھلنے کا شرف حاصل ہوا۔ غالباً 1898ء کی بات ہے کہ ایک دن آپ کے دل میں یہ زبردست جوش پیدا ہوا کہ آج حضرت اقدس مجھے کسی کام کا ارشاد فرمائیں تو دل کی تمنا پوری ہو۔ آپ کا دل تڑپ رہا تھا کہ حضرت نے ایک خط پڑھتے ہوئے آپ کی طرف نگاہ ڈالی اور ارشاد فرمایا یہ ایک بلٹی ہے بٹالہ سے لے آئیں یہ سنتے ہی ان کا دل باغ باغ ہو گیا۔ حضور نے بلٹی کے لئے پانچ روپے بھی عنایت فرمائے۔ روپے اور بلٹی لے کر آپ پاپیادہ قادیان سے بٹالہ پہنچے۔ اسٹیشن ماسٹر نے بلٹی دیکھ کر ایک ٹوکری آپ کو سپرد کر دی اور بتایا کہ بھیجنے والے نے اس کا محصول ادا کر دیا ہے۔ آپ ٹوکری لے کر پیدل ہی قادیان کے لئے روانہ ہوئے اور ٹوکری ایک بھنگی والے کو سپرد کر دی اور چار آنہ اس کی مزدوری اسے دے دی اور قادیان پہنچتے ہی حضرت کی خدمت میں ٹوکری پیش کر دی۔ حضور نے اسے کھولا تو اس میں سے سبزی مائل انگور نکلے حضور نے اس میں سے کچھ آپ کو اسی وقت مرحمت کر دئے اور فرمایا کہ

"یہ آپ کا حصہ ہے" آپ نے پونے پانچ روپے جیب سے نکال کر پیش کئے اور عرض کیا کہ حضور یہ بقایا رقم ہے صرف چار آنے خرچ ہوئے ہیں اس پر حضرت مسیح موعود نے پر شفقت انداز میں فرمایا۔

"ہم اپنے دوستوں سے حساب نہیں رکھا کرتے"

اتنا فرمایا اور ٹوکری اٹھا کر اندر تشریف لے گئے حضرت شاہ صاحب نے الحکم 28- مئی 1939ء صفحہ 23 پر یہ روح پرور سرگذشت بیان کر کے تحریر فرمایا کہ

"انگور میرے کرتے میں اور پونے پانچ روپے میرے ہاتھ میں رہ گئے

یہ نظارہ اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے ہاں اس وقت میری آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے مگر اب غم کے آنسوؤں سے آنکھیں تر ہیں۔

سبحان اللہ کیا اعلیٰ فقرہ فرمایا کہ ہم دوستوں سے حساب نہیں رکھا کرتے۔ میں اس وقت 14-15 سال کا بچہ تھا....... یہ حضرت کی شفقت مہربانی اور عنایت تھی کہ اپنے خدام کی عزت، قدر اور حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔

اے خدا کے پیارے مسیح موعود اللہ کی ہزاروں اور کروڑوں برکتیں اور رحمتیں ہوں تجھ پر اور تیری آل اولاد پر افسوس کہ ہم نے تیری وہ قدر نہ کی جو تیرے شان کے شایان تھی کیونکہ

ہمیں تو وہم و گمان بھی نہ تھا کہ تو اس طرح اور اتنی جلدی ہمیں چھوڑ کر چلا جائے گا۔ قلب پر رقت آنکھوں میں آنسو۔ قلم رک گیا"۔

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

(حضرت شاہ صاحب نے 15- اکتوبر 1955ء کو انتقال کیا)

قبولیت دعا کا عظیم الشان نشان

مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر انچارج شعبہ زود نویسی (متوفی 15- اکتوبر 1964ء) کی والدہ ماجدہ کی روایت ہے کہ ہم تین بہنوں کے رشتہ کے متعلق خاندان میں سخت اختلاف رونما ہو گیا حتیٰ کہ وہ لوگ جنہیں والد صاحب رشتہ دینا چاہتے تھے انہوں نے ہماری والدہ کے خلاف سرگودھا عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا اور دھمکی دی کہ اگر یہ لڑکیاں اور ان کی والدہ ہمارے گاؤں موضع جالپ کے قریب سے کبھی گذریں تو ہم ان کو زندہ نہیں جانے دیں گے۔ یہ بھی اطلاع ملی کہ فریق ثانی کا ارادہ ہے کہ لٹھ بند ہو کر لڑکیوں کو اٹھا کر لے جائیں۔ گاؤں کے بڑے بڑے لوگوں کو بھی انہوں نے اپنے ساتھ ملا لیا ایک طرف پورا گاؤں تھا دوسری طرف میری والدہ اور دو بہنیں۔ ہر پیشی پر والدہ صاحبہ اپنی بیٹیوں کے ہمراہ اونٹ پر کجاوں میں بیٹھ کر جاتیں جو نہایت تکلیف دہ چیز تھی وہ ایام اس قدر پر آشوب تھے کہ الفاظ میں بیان نہیں جا سکتا۔

ابھی مقدمہ جاری ہی تھا کہ والدہ صاحبہ کو کسی موقع پر خوش قسمتی سے قادیان آنا پڑا۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں اپنی دردانگیز سرگذشت بیان کی۔ حضور نے نہایت توجہ کے ساتھ تمام باتیں سنیں اور فرمایا "اچھا ہم دعا کریں گے اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے" اس دعا سے یہ معجزانہ اثر ہوا کہ اسی پیشی میں جو اس دعا کے بعد ہوا خدا تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ

مجسٹریٹ نے مقدمہ کو بالکل جھوٹا پا کر خارج کر دیا اور پھر دونوں لڑکیوں کے رشتے وہیں ہوئے جہاں والدہ صاحبہ کی خواہش تھی گویا حضرت مسیح موعود کی دعا کی برکت سے نقشہ ہی پلٹ گیا

اور تین بیکس عورتیں تمام گاؤں کے مخالفانہ ارادوں پر غالب آگئیں۔

(الحکم 28- مئی 1939ء صفحہ 28)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عجز و انکسار کا مرقع

سیدنا حضرت مسیح موعود نے مندرجہ ذیل مکتوب اپنے قلم مبارک سے 28- مارچ 1884ء کو صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کے نام رقم فرمایا:-

"یہ عاجز سخت ناکارہ اور حقیر ہے۔ اور حضرت ارحم الراحمین کا سراسر منت اور احسان ہے کہ اس نالائق پر بغیر ایک ذرہ استحقاق کے تفضلات کثیرہ کی بارش کر رہا ہے۔ قصور پر قصور پاتا ہے اور احسان پر احسان کرتا ہے۔ اور ظلم پر ظلم دیکھتا ہے۔ اور انعام پر انعام کرتا ہے۔ فی الحقیقت وہ نہایت رحیم و کریم ہے۔ ایسی زباں کہاں سے لاؤں جو اس کا شکر ادا کر سکوں۔ یہ عاجز ہیچ اور ذلیل اور بے بضاعت اور سراسر مفلس ہے۔ اس نے خاک میں مجھے پایا۔ اور اٹھا لیا۔ اور نالائق محض دیکھا۔ اور میری پردہ پوشی کی۔ میرے ضعف پر نظر کر کے مجھ کو آپ قوت دی۔ اور میری نادانی کو دیکھ کر مجھ کو آپ علم بخشا۔ میرے حال پر وہ عنائتیں کیں۔ جن کو میں گن نہیں سکتا۔ اور اس کی عنایات کا ایک یہ ظہور ہے کہ آپ جیسے بزرگ بھائیوں کے دلوں میں اس احقر کی محبت ڈال دی۔ سو اس کے احسانات سے تعلق ہے کہ اس حب کو ترقی دے گا۔ اور وہ ان سب پر فضل کرے گا۔ جن کو اس مسلک میں منسلک کیا ہے۔

اس خط کے تحریر کے بعد یہ شعر کسی بزرگ کا الہام ہوا۔

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

(الحکم 28- فروری 1934ء صفحہ 10)

سلسلہ احمدیہ میں صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کو یہ ممتاز خصوصیت حاصل ہے کہ اگرچہ آپ کا انتقال بیعت اولیٰ (23- مارچ- 1889ء) سے قبل ہوا مگر حضرت مسیح موعود نے انہیں مبائعین میں شامل فرماتے ہوئے ازالہ اوہام حصہ دوم طبع اول 792 مطبوعہ 1891ء میں تحریر فرمایا۔

"اگرچہ حضرت موصوف اس عاجز کے شروع سلسلہ بیعت سے پہلے ہی وفات پا چکے لیکن یہ امر ان کے خوارق میں سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے بیت اللہ کے قصد سے چند روز پہلے اس عاجز کو ایک خط ایسے انکسار سے لکھا جس میں انہوں نے اپنے تئیں اپنے دل میں سلسلہ بیعت میں داخل کر لیا"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرفانِ حدیث نمبر 21

سایۂ رحمتِ الٰہی کے مستحق

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا اس دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا۔

اول۔ امام عادل

دوم۔ وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے جوانی بسر کی۔

سوم۔ وہ آدمی جس کا دل مساجد سے اٹکا ہوا ہے۔

چہارم۔ وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اسی پر وہ اکٹھے ہوئے اور اسی کی خاطر وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے۔

پنجم۔ وہ پاکباز مرد جس کو بااقتدار اور خوبصورت عورت نے بدی کے لئے بلایا مگر اس نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

ششم۔ وہ جس نے اس طرح پوشیدہ طور پر اللہ کی راہ میں صدقہ دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔

ہفتم۔ وہ جس نے خلوت میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی محبت اور خشیت سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ بالیمین)

☆......☆......☆......☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا اس دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا۔ یہ حدیث بظاہر قیامت سے تعلق رکھتی ہے یعنی اخروی زندگی میں جو حشر برپا ہوگا لیکن اس دنیا میں بھی ایسے مواقع آتے ہیں قومی سطح پر اور بعض دفعہ عالمی سطح پر جبکہ کوئی سایہ خدا کے سائے کے سوا پناہ نہیں دے سکتا بلکہ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ بعض سائے مضر ہوں گے' بعض سائے ایسے ہوں گے جو ہلاکت کی طرف لے جا رہے ہوں گے۔

اب یہ سائے کا مضمون جو ہلاکت کی طرف لے جانے والا ہے وہ دو معنے رکھتا ہے۔ ایک ان قوموں کا سایہ جن کے سائے تلے آپ دنیاوی منفعت کی خاطر آگئے ہوں۔ ان کا سایہ عالمی خطرات کے وقت آپ کو ہمیشہ جہنم میں جھونکے گا۔ جب جنگ عظیم ثانی ہو رہی تھی تو برطانیہ کے سائے میں جتنے ممالک تھے وہ سارے اپنے باشندوں کو آگ کی جہنم میں جھونک رہے تھے تو وہ سایہ امن دینے والا سایہ تو نہیں تھا۔ وہ تو خطرات پیدا کرنے والا سایہ تھا اور اس کے علاوہ بھی بظاہر وہ سایہ جو اقتصادی سایہ ہو' اقتصادی خطروں سے پناہ دیتا ہے مگر اگر آپ غور سے دیکھیں تو اس سائے میں آپ کی رہی سہی دولت بھی ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ جس قوم نے بھی اس سائے کو قبول کیا ہے اس سائے نے ان کو کبھی امن نہیں دیا۔ وہ ہمیشہ ایک بدحالی سے دوسری بدحالی کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں ان کا سارا مال و زر لوٹ لیا جاتا ہے بظاہر اقتصادی چھتری کے نتیجے میں۔ تو قرآن کریم نے جس سائے سے ڈرایا ہے اس میں یہ ڈراوا بھی شامل ہے کہ اللہ تمہیں اس سائے سے ڈراتا ہے جس کے نیچے کوئی امن نہیں ہوگا وہ تباہ و برباد کرنے والا سایہ ہوگا۔

دوسرا وہ سایہ جو دھوئیں کی طرح اٹامک وارفیئر کے وقت اٹھتا ہے وہ بھی بعینہٖ اس وقت کا سایہ ہے جس میں سوائے اللہ کے سائے کے کوئی سایہ امن نہیں دے سکتا اور ایسے خطرات اب دن بدن قریب آرہے ہیں۔ عالمی لحاظ سے بھی قریب آرہے ہیں اور بعض ممالک کے لحاظ سے بھی قریب آرہے ہیں۔ یہ سارا جو ریجن ہے یعنی وہ خطہ جس میں ایران' افغانستان' پاکستان' ہندوستان' کشمیر وغیرہ یہ سب شامل ہیں ان سب خطہ ہائے ارض پر وہ سایہ منڈلا رہا ہے اور بعید نہیں کہ کسی وقت یہ سایہ اپنا ظلم ان پر برسانے لگے۔ فرمایا' جو ایسے سائے سے بھی پناہ مانگتا ہو اس کو اللہ تعالیٰ امن دے دے گا کیونکہ جو یہ سات صفات اپنے اندر رکھتا ہے اس کو ایسے ہر سائے سے بچا کر اللہ اپنے سائے تلے لے آئے گا۔ یہ خوش خبری ہے جو خاص طور پر ملحوظ رکھنے والی ہے۔ اس لئے اب میں ان سات صفات کا ذکر کرتا ہوں جن کو اپنانے کے نتیجے میں دنیا کے خطرناک سایوں سے اللہ کا سایہ انسان کو پناہ دے گا۔

فرمایا اول امام عادل۔ اب بتائیں کہیں ہے امام عادل جو آپ کو دکھائی دیتا ہو' وہ قوم کا سربراہ جو عادل ہو میں نے تو دنیا میں ہر طرف نظر دوڑا کے دیکھا ہے' مجھے تو کہیں عادل سربراہ دکھائی نہیں دیتا۔ تو مطلب یہ ہے کہ دنیا میں کہیں بھی وہ مقام وہ خطہ واقع نہیں جس کو اللہ کا سایہ بچائے کیونکہ پہلی شرط امام عادل کی ہے اور دراصل امام عادل کا سایہ ہی اللہ کا سایہ ہوا کرتا ہے اردو محاورہ تھا بادشاہ کو ظل اللہ کہا کرتے تھے اللہ کا سایہ' مگر اس وقت بادشاہت کی تعریف اور ہوتی تھی۔ بادشاہت کی تعریف میں عدل داخل سمجھا جاتا تھا' اس کا ایک لازمی جزو سمجھا جاتا تھا اس وقت اسے ظل اللہ کہتے تھے۔ اب تو ان دنیاوی عادلوں کو امیر المومنین یا ظل اللہ کہنا خدا تعالیٰ کی سب سے بڑی گستاخی ہے۔ ایسی بھیانک تصویر ابھرتی ہے ان کے عدل کی کہ اس کے بعد ایسے لوگوں کو امیر المومنین قرار دینا تو حیرت انگیز بات ہے۔ کہتے ہیں جیسی روح ویسے فرشتے جیسا امیر المومنین ویسے ہی مومنین ہوں گے اور واقعتہً ہیں۔ تو عدل سے عاری امیر ہوں جہاں وہاں اللہ کے سایہ کے پڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان کا سایہ بھی مہلک اور جس نام پر وہ سایہ ڈال رہے ہیں اس نام کی شمولیت کی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ مہلک ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جو اللہ کا سایہ نہ ہو اور مہلک ہو اسے اللہ کا سایہ قرار دیا جائے تو یہ خدا کے غضب کو بھڑکانے کے لئے ایک اور وسیلہ بن جاتا ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ اللہ کے پیار کی نظر پڑے اور وہ اپنا سایہ پھیلا دے' برعکس مضمون ہوگا۔

دوسرے وہ نوجوان جس نے اللہ کی عبادت کرتے ہوئے جوانی بسر کی۔ وہ نوجوان جس نے اللہ کی عبادت کرتے ہوئے جوانی بسر کی' عموماً بڑھاپے میں تو عبادت کی توفیق اکثر لوگوں کو یا کئی لوگوں کو مل ہی جاتی ہے جوانی میں اگر عبادت کی توفیق ملے تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک امتیاز ہے۔ پس وہ شخص جس کی جوانی عبادت میں کٹی ہو اللہ اس پر محبت کی نگاہیں ڈالتا ہے اور جس دن کوئی اور سایہ نہ ہو اس کی یہی نیکی اللہ کے سائے کے طور پر اس کے سر پر تان دی جائے گی یعنی نیکی سایہ بن جائے گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیسرے وہ آدمی جس کا دل (بیوت الذکر) کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ خواہ وہ بچہ ہے جوان ہے یا بوڑھا ہے اس کا دل ہر وقت (بیت الذکر) میں اٹکا رہتا ہے کہ کب نماز کا وقت ہوگا اور میں وہاں پہنچوں گا اور کوئی دنیا کا خیال اسے (بیوت الذکر) سے غافل نہیں رکھتا یا دنیا کے کاموں کی مشغولیت اسے (بیت الذکر) سے الگ نہیں کرتی یعنی مجبوراً الگ ہو بھی جائے تو دل اٹکا رہتا ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ پانچوں نمازیں (بیت الذکر) میں پڑھتا ہے یہ فرمایا کہ دل اس کا وہیں اٹکا رہتا ہے۔ نہ بھی پڑھ سکے تو یہ خیال گزرے گا کہ اب فلاں وقت ہو گیا ہے نماز کا اگر مجھے توفیق ہوتی تو میں (بیت الذکر) میں جا کر نماز پڑھتا۔

چوتھے وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اسی پر متحد ہوئے اور اس کی خاطر ایک دوسرے سے الگ ہوئے۔ یعنی جن کے آپس میں ملنے جلنے کا مقصد سوائے اللہ کی محبت کے اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ ان کی دوستی کا صرف اللہ ہی مرکز ہے۔ اللہ کی خاطر وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ جب ملتے ہیں تو اللہ ہی کی باتیں کرتے ہیں' جب جدا ہوتے ہیں تو اللہ ہی کی باتیں کرتے ہوئے جدا ہوتے ہیں۔ یہاں یہ خاص قابل توجہ بات ہے کہ ایک دوسرے سے اسی محبت کی بناء پر جدا بھی ہوتے ہیں یعنی اللہ کی محبت کا تقاضا جہاں یہ ہو کہ اب تم الگ الگ ہو جاؤ تو پھر وہ الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ بعض صوفی منش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگ بعض دفعہ ساری ساری رات آپس میں مجلس لگائے رکھتے ہیں اور گھر میں بیوی کا خیال ہی نہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بہت بڑی عبادت ہے۔ تو آنحضور ﷺ نے ان تمام باتوں کی باریکیوں سے ہمیں آگاہ فرمایا ہے۔ اللہ کی خاطر ملنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جب اللہ کی محبت تقاضا کرے کہ جدا ہو جاؤ تو جدا نہ ہوں۔ اگر جدائی کے وقت جدا نہ ہو تو ملنے کا جو عذر تھا کہ اللہ کی خاطر ملے ہیں وہ بھی جھوٹا ہے۔ جو اللہ کی خاطر ملتا ہے وہ اللہ کی خاطر جدا بھی ہو جاتا ہے۔

پانچویں وہ پاکباز مرد جس کو خوبصورت اور بااقتدار عورت نے بدی کے لئے بلایا لیکن اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ یہاں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے جن کی ساری زندگی ایک پاکبازی کا نمونہ تھی اور بالخصوص وقت کی ایک بہت خوبصورت عورت کے ذریعے آپ آزمائے گئے تھے اور اس سے بچنے کی وجہ سوائے اللہ کے خوف کے اور کوئی نہ تھی اور اسی لئے ساتھ بااقتدار بھی فرمایا۔ بااقتدار فرمانے میں ایک تو حضرت یوسف کے واقعہ کی طرف اشارہ واضح ہو جاتا ہے کیونکہ وہ عزیز مصر کی بیوی تھی اور اسے اقتدار نصیب تھا۔ پس اقتدار کہنے میں ایک اور حکمت یہ ہے کہ ویسے کوئی خوبصورت عورت ہو اس سے انسان عام حالات میں خدا کی خاطر بچ سکتا ہے مگر اگر اسے اقتدار بھی ہو اور یہ ڈر ہو کہ وہ بچنے کے نتیجے میں سزا بھی دلوا سکتی ہے جیسا کہ حضرت یوسفؑ کے معاملہ میں ہوا کہ اس بااقتدار عورت نے آخر ان کو سزا دلوا کے چھوڑی اور یہ واقعہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے **حضرت یوسفؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عام اس بات کا بھی اشارہ کر رہا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی صاحب اقتدار سے بھی بچ کے رہے تو یہ حقیقی پاکیزگی ہے۔**

چھٹے وہ شخص، وہ سخی انسان جس نے پوشیدہ طور پر اللہ کی راہ میں صدقہ دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ اب یہ محاورہ ہے ورنہ یہ تو ممکن نہیں ہے کہ ایک انسان اپنے دائیں ہاتھ سے کچھ دے رہا ہو اور بائیں کو پتہ نہ ہو۔ بائیں کو تو پتہ لگتا ہی ہے۔ یہ تو ایک اندرونی ایسا مواصلاتی نظام اللہ نے قائم فرمایا ہوا ہے کہ پاؤں کی انگلی بھی ہلے تو سارے بدن کو علم ہوتا ہے کہ پاؤں کی انگلی ہلی ہے۔ یہ مواصلاتی نظام جو اندرونی مواصلاتی نظام ہے یہ ناکام ہو جائے یا بیمار ہو جائے تو پھر نہیں پتہ چلتا۔ تو یہاں تو کسی بیماری کا ذکر نہیں ہے ایک تعریف کا کلمہ ہے۔

دائیں ہاتھ سے خرچ کرے تو بائیں ہاتھ کو علم نہ ہو اس میں محاورے کے علاوہ بھی کچھ معانی مخفی ہیں۔ دایاں ہاتھ اگر آنکھیں رکھتا ہو تو بائیں ہاتھ کو دیکھ نہیں سکتا۔ بایاں ہاتھ اگر آنکھیں رکھتا تو دائیں ہاتھ کو دیکھ نہیں سکتا۔ تو یہ نہ دیکھ سکنے کا مضمون اندھیرے کی طرف اشارہ کر رہا ہے اور واقعتہً آنحضور ﷺ کے صحابہؓ کا یہ حال تھا جس حال کے متعلق احادیث بوضاحت روشنی ڈال رہی ہیں کہ بعض دفعہ وہ رات کو صدقہ و خیرات کے لئے نکلتے تھے اور اس اندھیرے کے نتیجے میں وہ لوگوں سے چھپتے تھے تو بائیں ہاتھ سے مراد یہاں دوسرے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جن سے وہ چھپ کر صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے، اور اندھیرا ایسا ہوتا تھا کہ یہ بھی نہیں پتہ چلتا تھا کہ کس کو دے رہے ہیں چنانچہ صبح کے وقت لطیفے کے طور پر یہ بات مشہور ہو جاتی تھی کہ ایک شخص نے ایک امیر آدمی کو رات کو کچھ پکڑا دیا۔ اب لطف کی بات یہ ہے کہ اگر اس کو پکڑایا تھا تو اس کو چاہئے تھا کہ انکار کر دیتا کہ میں تو امیر آدمی ہوں، کھاتا پیتا ہوں اور میں یہ قبول نہیں کروں گا لیکن اس میں دوسری خوبی یہ **بیان ہوئی ہے کہ وہ شکریہ لینے کی خاطر ٹھہرتے نہیں تھے اور تیزی سے نکل جایا کرتے تھے اور چونکہ اندھیرا ہوتا تھا اس لئے ان کا پیچھا کرنا بھی ممکن نہیں ہوا کرتا تھا اور اندھیرے میں پتہ بھی نہیں چلتا کہ کیا پکڑایا گیا ہے۔** وہ دیکھنے والا جب تک دیکھتا کہ یہ کیا چیز مجھے دے دی گئی ہے اس وقت تک وہ نظروں سے غائب ہو جایا کرتا تھا۔ تو یہ مضمون ہے جو آنحضرت ﷺ نے اس پہلو سے بیان فرمایا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔

ساتویں وہ مخلص جس نے خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کی محبت کی بناء پر اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ لوگوں کے سامنے تو آنسو جاری ہو بھی جایا کرتے ہیں مگر **جب انسان بالکل تنہا ہو، کوئی بھی نہ ہو اس وقت اگر خدا کی محبت میں آنسو بہیں تو وہ آنسو سب سے زیادہ پیارے آنسو ہیں کیونکہ خدا کے سوا انہیں کوئی دیکھنے والا نہیں۔**

روزنامہ الفضل ربوہ 30 نومبر-21 دسمبر 98ء

محمد اشرف کاہلوں صاحب

صحابی رسولؐ

حضرت عکاشہ بن محصنؓ

ایک مرتبہ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰؐ نے ایک مجلس میں ذکر فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائیں گے یعنی وہ ایسے روحانی مرتبہ پر فائز ہوں گے اور ان کے لئے خدائی فضل و کرم اس قدر جوش میں ہوگا کہ ان کے حساب کتاب کی ضرورت نہیں سمجھی جائے گی۔ اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ ان لوگوں کے چہرے قیامت کے دن اس طرح چمکتے ہوں گے۔ جس طرح کہ چودھویں رات کے آسمان پر چاند چمکتا ہے۔ اس پر عکاشہؓ نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کر دے" آپؐ نے اسی وقت دعا کی کہ اے خدا تو اپنے فضل سے عکاشہ کو بھی ان لوگوں میں سے کر دے۔ اس کے بعد ایک انصاری شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میرے لئے بھی دعا کریں اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا:۔

سبقک بھا عکاشۃ

یعنی اب تو عکاشہ تم پر اس معاملہ میں بازی لے جا چکا ہے۔ (بخاری کتاب الرقاق)

ظہور اسلام سے قبل آپؓ بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔

آپ مکہ میں پلے بڑھے اور جب نور اسلام سے مکہ کے در و دیوار منور ہو رہے تھے آپ بھی بادۂ ایمان سے سرشار ہوئے۔ ہجرت مدینہ سے قبل آپؓ دولت اسلام سے بہرہ مند ہوئے۔ ہجرت مدینہ کا جب ارشاد نبویؐ ہوا۔ تو حضرت عکاشہؓ دیگر قدح خواران توحید کے ہمراہ سرزمین یثرب میں وارد ہوئے۔ غیر معمولی جرأت و شجاعت کے مالک تھے۔ غزوات میں شامل ہوئے۔ جنگ بدر میں داد شجاعت دیتے ہوئے ان کی تلوار ٹوٹ گئی۔ تو آنحضرتؐ نے کھجور کی ایک چھڑی عطا فرمائی۔ اس سے دشمنوں پر بجلی بن کر گرے۔

(استیعاب تذکرہ عکاشہؓ)

جنگ احد خندق اور دیگر مشہور جنگوں میں نہایت دلیری اور پامردی کے ساتھ کفار کے خلاف نبرد آزما رہے۔

ایک سریہ میں آپؓ افسر بھی بنائے گئے تھے۔ 6ھ ربیع الاول میں آنحضرتؐ نے چالیس صحابہ پر مشتمل ایک فوجی مہم قبیلہ بنی اسد کے خلاف مقابلہ کے لئے روانہ کی۔ حضرت عکاشہؓ کو آنحضرتؐ نے اس کا افسر مقرر فرمایا۔ یہ قبیلہ اس وقت ایک چشمہ غمر نامی کے قریب پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا۔ جو مدینہ سے مکہ کی جانب چند دن کے فاصلہ پر واقع تھا۔ حضرت عکاشہؓ کی پارٹی سرعت رفتاری کے ساتھ مقام مقررہ پر پہنچی تاکہ اس کی شرارتوں کا سدباب کیا جا سکے۔ لیکن پتہ چلا کہ وہ مسلمانوں کی آمد کی خبر پا کر تتر بتر ہو گئے تھے۔

اس پر آپؓ مدینہ واپس لوٹ آئے اور لڑائی کی نوبت نہ آئی۔ (ابن سعد)

اس سریہ میں دو سو اونٹ اور بھیڑ بکریاں مال غنیمت کے طور پر ہاتھ لگیں۔

واقعہ شہادت

حضرت ابو بکرؓ کے دور خلافت میں جب بغاوت کا فتنہ اٹھا۔ تو حضرت ابو بکرؓ نے طلیحہ کی سرکوبی کے لئے حضرت خالد بن ولید کو مامور کیا۔ حضرت عکاشہؓ اس مہم میں شریک تھے۔

حضرت عکاشہؓ اور حضرت ثابت اپنے گھوڑوں پر سوار اسلامی لشکر کے آگے آگے خدمت سرانجام دے رہے تھے کہ اچانک سر راہ دشمن کے گھوڑ سواروں سے مڈھ بھیڑ ہو گئی۔ غنیم کے اس دستہ میں خود طلیحہ اور اس کا بھائی سلمہ بن خویلد بھی شامل تھا۔ طلیحہ نے حضرت عکاشہؓ پر حملہ کیا اور سلمہ حضرت ثابت پر ٹوٹ پڑا۔ اس لڑائی میں حضرت ثابت پہلے شہید ہوئے۔ طلیحہ حضرت عکاشہؓ کے نرغے میں تھا کہ طلیحہ نے پکار کر کہا۔

"سلمہ! جلدی میری مدد کرو۔ یہ مجھے قتل کئے ڈالتا ہے۔" چونکہ وہ فارغ ہو چکا تھا اس لئے وہ بھی آپؓ پر حملہ آور ہوا۔ اور یہ فدائی اسلام دونوں کے حملوں سے شہید ہو گیا۔

(طبقات ابن سعد)

اسلامی لشکر جب اس مقام پر پہنچا تو دونوں کو خاک و خون میں لت پت پایا۔ حضرت عکاشہؓ کے جسم پر نہایت خوفناک زخم تھے۔ تمام بدن چھلنی تھا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ امیر عساکر نے مع جانثاران اسلام ان شہیدان کی تجہیز و تکفین کا اہتمام کیا۔

(بحوالہ ایضاً)

حدیث نبویؐ میں مذکورہ فرمان رسول "عکاشہؓ تم پر سبقت لے گیا" نے اس قدر شہرت پائی کہ یہ جملہ ضرب المثل بن گیا۔ جب کوئی کسی پر سبقت لے جاتا تو کہتے۔ فلاں عکاشہ کی مانند سبقت لے گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم پروفیسر راجہ نصر اللہ خان صاحب

غموں کا ایک دن اور چار شادی

ایک تازہ اور روح پرور جھلک

اللہ تعالیٰ وہ علیم و خبیر ہستی ہے جسے ہر چیز کا علم اور خبر ہے وہ جس قدر چاہتا ہے بندوں کو علم و آگہی سے نوازتا ہے۔ چنانچہ آیت الکرسی میں فرمایا گیا ہے۔ اور وہ اس کی مرضی کے سوا اس کے علم کے کسی حصہ کو (بھی) پا نہیں سکتے۔

سنت اللہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں کو آئندہ کے حالات کا علم یا پیش خبریاں بھی عطا فرماتا ہے جو اپنوں کے لئے ازدیاد ایمان اور مخالفوں کے لئے حجت کا باعث ہوتی ہیں۔ ان میں سے کچھ ایسی الٰہی خبریں اور نشان بھی ہوتے ہیں جو مختلف اوقات میں متعدد بار نئی شان اور نئے رنگ میں ظہور پذیر ہوتے ہیں اور اس طرح ایک عالم پر اپنی شوکت اور تمکنت ظاہر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس حقیقت کا کئی بار ایمان افروز نظارہ دیکھ چکی ہے اور اس امر پر گواہ ہے۔ جیسا کہ "بعد۔11 انشاء اللہ" اور "وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا" کے مبارک کلمات۔

ایک عظیم اور خوشکن خبر

قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر سیدنا حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک دور میں بھی جماعتی ترقی اور سکینت کے بارہ میں ربانی خوشخبریوں اور نشانات کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جاری و ساری ہے۔ چنانچہ ہمارے پیارے امام نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 دسمبر 1984ء میں فرمایا:۔

"دو تین دن پہلے کی بات ہے بعض اطلاعات کے نتیجہ میں بے چینی اور بے قراری تھی۔ ظہر کے بعد ستانے کے لئے لیٹا ہوں تو میرے منہ سے جمعہ جمعہ کے الفاظ نکلے اور ساتھ ہی ایک گھڑی کے ڈائل پر جہاں دس کا ہندسہ ہے وہاں نہایت ہی روشن حروف میں دس چمکنے لگا۔ یہ کوئی خواب نہ تھا بلکہ عالم بیداری میں ایک کشفی نظارہ تھا اور وہ جو دس دکھائی دے رہا تھا باوجود اس کے کہ وہ دس کے ہندسے پر دس تھا جو گھڑی کے دس ہوتے ہیں لیکن میرے ذہن میں وہ دس تاریخ آرہی تھی اور میں انگریزی میں کہہ رہا تھا Friday the 10th. اور ویسے وہ گھڑی تھی اور گھڑی پر دس کا ہندسہ تھا۔ پس یہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کونسا جمعہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ یہ روشن نشان دکھاتا ہے مگر ایک دفعہ یہ واقعہ نہیں ہوا۔ ہر دفعہ یہ ہوا ہے کہ جب بھی جماعت کے متعلق شدت کی پریشانی پیدا ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے مسلسل خوشخبریاں عطا فرمائیں۔"

حضور کی حالیہ علالتِ طبع

گزشتہ چند ہفتوں میں کام کی شدت اور غیر معمولی مصروفیت کے نتیجہ میں ہمارے پیارے امام ہمام کو جو تھکاوٹ وغیرہ کی تکلیف ہوئی اس سے جماعت کے ایک ایک فرد کو کس قدر پریشانی، بے کلی اور تکلیف لاحق ہوئی اس کے متعلق ہم میں سے ہر ایک کا پر درد اور غمزدہ دل اپنی کیفیت خوب جانتا ہے ہر طرف بے چینی اور بیقراری کے ساتھ دعاؤں اور تہجد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ صدقات اور قربانیوں کا سلسلہ جاری ہو گیا اور دلوں کے درد اور کرب کی یہ حالت ہو گئی جیسا کہ شاعر نے کہا ہے۔

ساری دنیا کے مریضوں کو شفا ہو یا رب
آج معلوم ہوا ہے کہ علالت کیا ہے

عجیب الٰہی تصرف ہے کہ حضور نے خطبہ جمعہ (28-12-84) میں بیان فرمودہ کشف کی تفصیل کے آغاز میں فرمایا۔

"دو تین دن پہلے کی بات ہے بعض اطلاعات کے نتیجہ میں بے چینی اور بے قراری تھی۔"

یعنی الٰہی خوشخبری کے آنے سے پہلے بے چینی اور بے قراری تھی۔ اب کے بھی یہ ہوا کہ حضور کی ناسازئ طبع کی خبر سن کر ساری جماعت عالمگیر میں بے چینی اور بے قراری کی لہر دوڑ گئی۔ اور یہ بات کسی فرد جماعت سے پوشیدہ نہیں کہ جماعت کی پریشانی اور بے قراری سے ان کے پیارے امام کو کس قدر تکلیف اور بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے جیسا کہ خود حضرت صاحب متعدد بار یہ حقیقت کھول کر بیان فرما چکے ہیں کہ جماعت اور امام جماعت کی مثال گویا یک جان دو قالب کی سی ہے۔ لہذا پیارے امام کی خوشی اور سلامتی ساری جماعت کے لئے خوشی اور شکر گزاری کا باعث ہوتی ہے اور جماعت عالمگیر کی ترقی اور تمکنت محبوب امام کی قلبی مسرت اور اطمینان کا سبب بنتی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

10 ستمبر کا بابرکت جمعہ

اللہ تعالیٰ کا کس قدر فضل اور احسان ہے کہ 10 ستمبر بروز جمعۃ المبارک پھر وہ خوش نصیب ساعت آئی چند ہفتوں کی جدائی اور بے کلی کے بعد دنیا بھر کے بے چین احمدیوں کو حضور انور پھر سے ایم ٹی اے پر رونق افروز نظر آئے اور ساری جماعت کو اللہ تعالیٰ کی جناب میں سچی شکر گزاری کا موقع نصیب ہوا۔ Friday the 10th کی یہ کیسی انوکھی اور روح پرور تعبیر اور جھلک ہے۔ مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ 1984ء کے اس مبارک کشف کی اب تک جتنی بھی صورتیں اور تعبیریں ہمیں دیکھنے کا موقع ملا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے 10۔ ستمبر 1999ء کے جمعہ کے روز حضور کا صحت و سلامتی کے ساتھ پھر سے جماعت کے سامنے جلوہ افروز ہو کر اس کی تشنگی دور کرنے کی یہ صورت اس کشف کی ایک بہت پیاری اور قیمتی تعبیر اور کیفیت ہے۔ اس لئے کہ آج حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ساری جماعت کے لئے عزیز ترین ہستی اور متاع ہیں اور ساری جماعت کے لئے بفضلہ تعالیٰ بطور ڈھال کے ہیں۔

ایک لطیف نکتہ

امام وقت کے ڈھال ہونے کا لطیف نکتہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خوب کھول کر بیان فرمایا ہے۔ آپ اپنے 7۔ اپریل 1968ء کے بیان میں فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے امام وقت کو خلیفہ وقت کو مومنین اور متقین کی جماعت کے لئے بطور ڈھال بنایا ہوتا ہے۔ ایسے رنگ میں کہ حقیقت یہی ہے کہ دیکھنے والا صرف ایک کو دیکھتا ہے یا صرف ایک چیز کو دیکھتا ہے۔ اگر ڈھال کا لفظ ہی استعمال کرنا ہے تو وہ ڈھال ہوتا ہے اور متقیوں کی ساری جماعت اس ڈھال کے پیچھے ہوتی ہے اور نظر نہیں آتی۔ کشفی رنگ میں یا خواب اور رویا صالحہ میں لوگوں کو یہ نظارے دکھائے جاتے ہیں کہ صرف امام دکھایا جاتا ہے اور مراد یہ ہوتی ہے کہ جماعت جن کی اسے ڈھال بنایا گیا ہے وہ اس کے پیچھے ہے۔ اس پر نظر ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ جو مقام اس کا ہے وہی ان سب کا ہے۔ ایک ہی وجود اور ایک ہی جسم وہ بن جاتے ہیں۔"

یعنی بقول شاعر۔

تا کس نہ گوئد بعد ازاں من دیگرم تو دیگری

فضل ایزدی اور خوشیاں

10۔ ستمبر کا جمعۃ المبارک بے پناہ خوشیاں اور فضل خداوندی لایا۔ آج ساری جماعت خوش اور مطمئن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی تضرعات کو سنا اور حضور انور کو صحت و سلامتی عطا فرمائی۔ ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ جماعت احمدیہ عالمگیر کو پھر سے حضور کا دیدار نصیب ہوا۔ جماعت کو اپنے پیارے امام کی زبان سے روح پرور خطبہ جمعہ سننے کی سعادت اور مسرت نصیب ہوئی۔ ان خوش نصیبیوں کے نتیجہ میں جماعت کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی توفیق اور دلی خوشی حاصل ہوئی۔ الحمد للہ۔

غموں کا ایک دن اور چار شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہو دعا شام و سحر

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ دراصل سالہا سال سے جماعت کو حضور انور کا خطبہ جمعہ اور دوسرے پر معارف اور پر لطف بیانات سننے اور دیکھنے کا ایسا تسلسل کے ساتھ موقع عطا ہوتا رہا ہے کہ اس سے کسی نوع کی محرومی یا ناغہ کا نہ کبھی ذہن میں خیال آتا تھا اور نہ اس کا سامنا کرنے کا حوصلہ تھا۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم پورے التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دعا گو رہیں۔

ہے دعا اللہ کا تجھ پر رہے لطف و کرم
فتح و نصرت چومتی ہر دم رہے تیرے قدم

فتح و ظفر کی خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ مورخہ 6 نومبر 1984ء میں فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے پہلے مجھے رؤیا کے ذریعہ کچھ خوشخبریاں عطا فرمائیں اب پھر ایک بہت ہی پیارا کشفی نظارہ دکھایا جو میں آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ چند روز یا تقریباً دو ہفتے پہلے کی بات ہے میں نے اچانک ایک نظارہ دیکھا کہ اسلام آباد جو کہ انگلستان میں ہے اور اس وقت انگلستان کے لئے ہمارا یورپین مرکز ہے وہاں میں اس کمرے میں داخل ہو رہا ہوں جس میں ہم نے نماز پڑھی تھی اور اسی طرح سب دوست صفیں بنا کر انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں عین امام کے مصلے کے پیچھے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ اس عمر کے نظر آرہے ہیں جو 15'20 سال پہلے کی تھی۔ انہوں نے وہی رومی ٹوپی پہنی ہوئی ہے جو پرانے زمانہ میں پہنا کرتے تھے اور نہایت ہشاش بشاش نظر آتے ہیں اور عین امام کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی وہ نماز کی خاطر اٹھ کر کھڑے ہوئے۔ میں ان کی طرف بڑھنے لگا کہ پوچھوں چوہدری صاحب آپ کب آئے آپ تو بیمار تھے اچانک کیسے آنا ہوا کہ اسی کے ساتھ نظارہ جاتا رہا۔ آنکھیں کھلی تھیں مگر یہ سارا منظر آنکھوں کے سامنے آگیا۔ تو اللہ تعالیٰ ایسی خوشخبریاں بھی عطا فرما رہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی نصرت اور اس کے ظفر کے وعدے انشاء اللہ تعالیٰ جلد پورے ہوں گے۔

سلامتی کی بشارت

فرمایا اس کشفی نظارہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک اور کرم فرمایا اور وہ یہ کہ جن دنوں پاکستان کے حالات کی وجہ سے بعض راتیں شدید کرب میں گزریں تو صبح کے وقت اللہ تعالیٰ نے بڑی شوکت کے ساتھ الہاماً فرمایا "السلام علیکم" اور یہ آواز بڑی پیاری، روشن اور کھلی آواز تھی جو مرزا مظفر احمد صاحب کی معلوم ہو رہی تھی یعنی یوں لگ رہا تھا جیسے انہوں نے میرے کمرے کی طرف آتے ہوئے باہر سے ہی السلام علیکم کہنا شروع کر دیا ہے اور داخل ہونے سے پہلے السلام علیکم کہتے ہوئے کمرے میں آرہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت تو خیال بھی نہیں تھا کہ یہ الہامی کیفیت ہے کیونکہ میں پوری طرح جاگا ہوا تھا لیکن اس وقت جو ماحول تھا اس سے تعلق کٹ گیا تھا۔ میرا فوری رد عمل یہ تھا کہ میں اٹھ کر باہر جا کر ان سے ملوں لیکن اسی وقت یہ کیفیت ختم ہو گئی اور مجھے پتہ چلا کہ یہ تو خدا تعالیٰ نے بشارت دی ہے اور اس میں نہ صرف یہ کہ السلام علیکم کا وعدہ دیا گیا ہے بلکہ ظفر کا وعدہ بھی ساتھ عطا فرما دیا ہے کیونکہ مظفر کی آواز میں السلام علیکم پہنچانا یہ ایک بہت بڑی اور دوہری خوشخبری ہے۔ پہلے بھی ظفر اللہ خاں ہی خدا تعالیٰ نے دکھائے اور دونوں میں ظفر ایک قدر مشترک ہے۔ (خطبہ جمعہ 6 نومبر 1984ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم مسلم سائنسدان

ابوریحان البیرونی اور اس کی کتب

مخدوم عدیل احمد صاحب

البیرونی کا پورا نام ابو الریحان محمد بن احمد ہے۔ البیرونی 973ء کو خوارزم میں پیدا ہوا۔ اور 1050ء کو غزنی میں انتقال کر گیا۔ البیرونی کا نام ریاضی۔ علم جغرافیہ تاریخ اور تکونیات کے حوالے سے مستند تسلیم کیا جاتا ہے۔

البیرونی کے آباؤ اجداد اور بچپن کے بارے میں مستند معلومات حاصل نہیں ہو سکیں۔ تاہم یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا بچپن خوارزم کے دوسرے بڑے شہر خیوا میں گزرا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ البیرونی معروف ریاضی دان ابو نصر منصور کا شاگرد بھی رہا۔ سترہ برس کی چھوٹی سی عمر میں ہی البیرونی نے ایک ایسا حلقہ ایجاد کیا جس کے نصف درجہ تک نشان لگے ہوئے تھے۔ اس حلقہ کی مدد سے اس نے زمینی عرض بلد نکالا۔

البیرونی نے اپنے کچھ حالات زندگی اپنی کتاب "تحدید الاماکن" میں تحریر کئے ہیں۔ اپنی کتاب میں البیرونی بیان کرتا ہے کہ اسے بعض دنیاوی امور میں بامر مجبوری حصہ لینا پڑا جس کا اس کے سائنسی کاموں پر بہت برا اثر پڑا۔ تاہم اس نے اپنے یہ کام کسی نہ کسی صورت میں جاری رکھے۔

24- مئی 995ء میں البیرونی نے کاث میں چاند گرہن کا تفصیلی مشاہدہ کیا۔ 1000ء میں البیرونی نے اپنی کتاب "الآثار الباقیہ" تحریر کی۔ اور اسے سلطان قابوس کے نام معنون کیا۔ 1017ء میں جب کاث محمود غزنوی کے زیر نگیں آیا تو البیرونی بھی دربار غزنی سے وابستہ ہو گیا اور غزنی چلا آیا۔ البیرونی برسوں غزنی میں مقیم رہا۔ اس دوران اس نے نہایت اہم سائنسی کام سرانجام دیئے۔ 1030ء میں محمود غزنوی کی وفات کے بعد اس کی جانشینی کا مسئلہ کھڑا ہو گیا اور غیر یقینی سیاسی صورت حال پیدا ہو گئی۔ اگرچہ البیرونی نے اپنی کتاب "کتاب الھند" اسی دور میں مکمل کی مگر مندرجہ بالا صورت حال کی وجہ سے اسے کسی کے نام بھی معنون نہ کیا۔

مگر مسعود غزنوی کے تخت نشین ہونے کے بعد البیرونی نے اپنی دوسری کتاب "کتاب المسعودی" اس کے نام معنون کی۔ البیرونی نے اپنی "دستور" اور "جواہر" جیسی شہرہ آفاق کتب مسعود کے بیٹے حودود کے دور میں مکمل کیں۔

جہاں تک البیرونی کی کتب کی تعداد کا سوال ہے تو اس کا درست جواب دینا بہت مشکل ہے۔ تاہم البیرونی کی تحریر کردہ محمد بن زکریا الرازی کی کتابیات میں البیرونی کی اپنی تصانیف بھی درج ہیں۔ مگر یہ فہرست نامکمل ہے کیونکہ البیرونی نے یہ کتابیات تریسٹھ برس کی عمر میں تحریر کی۔ جبکہ وہ اس کے چودہ سال بعد بھی زندہ رہا۔ اور تحریر و تصنیف میں ہی مشغول رہا۔ بہرحال محققین کے مطابق البیرونی نے کل ملا کر 146 کتب تحریر کیں۔ اس کی یہ کتب فلکیات۔ اصطرلاب۔ ریاضی۔ جغرافیہ۔ نجوم تقویم۔ پیمائش۔ تکونیات۔ تاریخ۔ مذہب۔ فلسفہ۔ ادب۔ سحر اور موسمیات کے متعلق ہیں۔

البیرونی کی چند اہم تصانیف اور ان کا تعارف ذیل میں درج ہے۔

"الآثار الباقیہ"

یہ البیرونی کی مشہور کتب میں سے ایک ہے۔ البیرونی نے اسے سلطان قابوس کے نام معنون کیا۔

کتاب کے پہلے باب میں البیرونی طلوع و غروب آفتاب دوپہر اور نصف شب کے فوائد اور ہر ایک کے نظام بتاتا ہے۔ اس کے بعد اس نے سال کے مختلف اقسام کی تعریف بیان کی ہے۔ تیسرے باب میں وہ اہم تاریخی زمانوں کا ذکر کرتا ہے۔ سکندر اعظم کا قصہ باب چہارم کا حصہ ہے۔ پانچواں' باب یہودی تقویم کے متعلق ہے۔ باب ہفتم میں یہودی تقویم کے ساتھ ساتھ قمری مقداریں۔ اسمائے سیارگان کی ایک جدول اور ایک مجرد جدول ہے۔ جس میں اوسط قمری سال کے تیس سالہ چکر میں سال کا یوم آغاز بیان کیا گیا ہے۔ باب ہشتم فرضی نبیوں اور ان کے مذاہب کے بارے میں ہے۔ آخری باب کے علاوہ باقی نصف کتاب میں مختلف اقوام کے تہواروں اور روزوں کا بیان ہے۔

باب بیست و یکم خاتمہ کا باب ہے اس میں منازل قمر کی تفصیل اور بعض جدولیں ہیں۔ اس کے بعد کرہ کی مستوی مساحتوں کی وضاحت کی گئی ہے۔

الظلال

اس کتاب میں ان عناوین پر بحث کی گئی ہے جن کا تعلق سایہ سے ہے۔ اس کتاب کے تیس ابواب ہیں۔ پہلے تین ابواب میں نور ظل اور عکس کے بارے میں خیالات درج ہیں۔ باب چہارم میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ مستوی راستہ جو شمسی گھڑی کی سوئی ایک دن میں طے کرتی ہے مخروطی ہوتا ہے۔ اگلے دو ابواب فلکی اجرام سے کھلنے والی روشنی کی خصوصیات بیان کرتے ہیں۔ باب ہفتم اور ہشتم میں ظلی تفاعلات اور ظل التمام کی تعریف کی گئی ہے۔ اگلے تین ابواب میں (Tagent) اور (Cotagent) پر بحث کی گئی ہے۔ باب بارہ میں ظل زاویہ اور ظل التماس کی جدولیں ہیں۔ جو شمسی گھڑی کی چار لمبائیوں کے لئے ہیں۔ اس میں درجات کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ اگلے دو ابواب اصطرلاب سے متعلق ہیں۔ باب پندرہ میں شمسی گھڑی کے ان سایوں کی بحث اٹھائی گئی ہے جو افقی مستوی سطحوں کے علاوہ کروی سطحوں پر پڑیں۔ باب سولہ اور سترہ میں نصف النہار کے وقت سایہ کے طول پر بُعد شمسی اور مقامی عرض بلد کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ باب اٹھارہ تا اکیس میں خط نصف النہار معلوم کرنے کے مختلف طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ دن کی طوالت باب نمبر بائیس کا موضوع ہے۔ اگلے دو ابواب ان قوانین سے متعلق ہیں جو سایہ کی طوالت سے وقت کا تعین کرنے میں استعمال ہوتے ہیں۔ نماز کے اوقات باب پچیس اور چھبیس میں بیان کئے گئے ہیں۔ آخری تین ابواب میں سایوں کے استعمال سے زمینی اور فلکی فاصلوں کے تعین کرنے کے ہندوستانی اور ابتدائی اسلامی طریقے بیان کئے ہیں۔

تحدید

اس کتاب کا اصل موضوع علاقوں کے جغرافیائی محددات تلاش کرنا ہے۔ خاص طور پر البیرونی بغداد اور غزنہ کے درمیان طول بلد کا فرق معلوم کرنا چاہتا تھا۔ اس میں چند ابتدائی مشکلات سامنے آئیں مثلاً عرض بلد" کی دریافت۔ خط نصف النہار کا درجہ جھکاؤ۔ زمین کا پھیلاؤ اور ساخت اور گرہن کے مشاہدے سے زمینی طول بلد کا فرق دریافت کرنا۔ مختلف حسابات کے ذریعے سے البیرونی نے بغداد۔ جرجانیہ۔ بلخ غزنہ۔ اور شیراز کے مابین طول بلد کے فرق کا تعین کیا۔ یہ تمام کام اس کتاب میں تحریر کئے گئے۔

تفہیم

یہ رسالہ نجوم سے متعلقہ ہے۔ سوال جواب طرز پر لکھی گئی اس کتاب کے پانچ ابواب ہیں۔ پہلا باب جیومیٹری سے متعلق ہے۔ باب دوئم اعداد۔ حساب۔ اور الجبراء سے متعلق ہے۔ باب سوئم میں جغرافیہ علم کائنات اور علم ہیت زیر بحث آئے ہیں۔ اصطرلاب کی ساخت اور تھیوری باب چہارم کا موضوع ہے۔ آخری باب ستاروں سے متعلق ہے۔

کتاب الھند

مندرجہ بالا کتاب البیرونی کی مشہور ترین اور طویل ترین تصنیف ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ البیرونی کا نام اب تک جن کتب کی وجہ سے زندہ ہے ان میں یہ کتاب سرفہرست ہے تو کوئی امر مانع نہ ہوگا۔

کتاب الھند کلامی طرز کی نہیں بلکہ اس میں ہندوستانی رسوم و رواج کا یونانی رسوم و رواج سے تقابل پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ساٹھ سے زائد ابواب پر مشتمل ہے۔ باب دو تا آٹھ فلسفہ کے موضوع پر ہیں۔ ان میں ذات خداوندی۔ روح۔ تصوف۔ جنت اور دوزخ کا ذکر ہے۔ ابواب نو تا گیارہ میں ہندوؤں کی ذاتوں۔ شادی بیاہ کے قوانین کا ذکر ہے۔ اصناف ادب باب بارہ تا چودہ کا موضوع ہیں۔ باب پندرہ میں اوزان اور پیمائش کی اکائیاں ہیں۔ اگلے دو ابواب میں ہندوستان میں مروج طرز تحریر۔ اعداد۔ قواعد شطرنج۔ اور اوہام کا بیان ہے۔ باب اٹھارہ جغرافیہ کے موضوع پر ہے۔ باب انیس تا تیس میں کائنات کے متعلق قصے۔ اور نظریات کا بیان ہے۔ ہندوستان کے مختلف شہروں کے عرض بلد کا ذکر باب اکتیس میں ہے۔ باب اکتیس تا ترپن میں ہندوستانیوں کے زمانہ کے متعلق خیالات درج ہیں۔ باب چون تا انسٹھ فلکیات سے متعلق ہیں۔ باقی تمام کتاب میں نجوم کا تذکرہ ہے۔

القانون المسعودی

القانون المسعودی البیرونی کی تمام موجود تصانیف میں سے ہمہ گیر اور بلند مرتبہ ہے۔ اس میں قرون وسطی کے ماہرین فلکیات و نجوم کی عام مشکلات کے حل کے لئے جداول درج ہیں۔ یہ کتاب گیارہ مقالات کی شکل میں ہے۔ ہر مقالہ کو ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مقالہ اول و دوئم میں عام کائناتی اصول بیان ہوئے ہیں۔ مستوی اور کروی تکونیات مقالہ سوم و چہارم کا موضوع ہے۔ اس میں تکونیاتی نسبتوں کی مفصل جدولیں ہیں۔ مقالہ پنجم ارض پیمائی اور ریاضیاتی جغرافیہ کے موضوع پر ہے۔ مقالہ ششم و ہفتم بالترتیب سورج اور چاند کے بیان میں ہے۔ رویت ہلال کے مسائل مقالہ ہشتم کا موضوع ہیں۔ مقالہ نہم ستاروں سے متعلق ہے۔ اس میں 1029 ستاروں کا اندارج ہے۔ مقالہ دہم سیاروں سے متعلق ہے۔

آخری مقالہ نجوم پر ہے۔ اس میں منازل نجوم۔ شعاعوں کی تطلیل (Projection) اور ابو مبشر کے تجویز کردہ عجیب و غریب دائرے دیئے گئے ہیں۔

الجواھر

اس تصنیف کی ترتیب دو اجزاء پر مشتمل ہے پہلا جزو قیمتی اور نیم قیمتی پتھروں اور دوسرا دھاتوں سے متعلق ہے۔ اس کتاب میں مختلف اشیاء کا طبعی خواص کا بیان ہے۔ نیز سونے کو معیار مان کر باقی دھاتوں کی کثافت بیان کی گئی ہے۔ اور حجم کے لحاظ سے ہیروں اور زمرد کی قیمتوں کی جدولیں دی گئی ہیں۔

الصیدلہ فی الطب

اس کتاب کا آغاز پانچ ابواب کی تمہید سے ہوا ہے پہلے باب میں لفظ طبیب کے مشتقات بیان کئے گئے ہیں۔ دوسرے میں ادویہ کی اقسام سے فنی اصلاحات دی گئی ہیں۔ اگلا باب علاج کا عمومی نظریہ پیش کرتا ہے۔ آخری دو ابواب میں البیرونی نے علمی زبان کی حیثیت سے فارسی پر عربی کی ترجیح ثابت کی ہے۔

اصل کتاب سات سو بیس مقالات پر مشتمل

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد بشیر خان صاحب گلگتی ابن مکرم خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی رفیق حضرت مسیح موعود طویل علالت کے بعد 22۔ ستمبر 1999ء کو ملتان میں انتقال کر گئے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں 23۔ ستمبر کو مرحوم کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بعد نماز فجر بیت المبارک ربوہ میں پڑھائی بعد ازاں انہیں قبرستان عام میں امانتاً سپرد خاک کر دیا گیا۔ مکرم حافظ صاحب نے ہی دعا کرائی۔ احباب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ بیگم صاحبہ آر۔ اے۔ ملک صاحب تشویشناک علالت کے باعث امریکہ کے ہسپتال میں انتہائی نگہداشت میں ہیں۔

○ مکرم مرزا انوار الحق صاحب مربی سلسلہ کے دادا جان محترم محمد افضل خان صاحب سمن آباد لاہور کی صحت کچھ عرصہ سے خراب ہے۔

○ محترمہ شائستہ نفیس صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا نفیس احمد صاحب آف جرمنی بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم محمد اسحاق صاحب ابن مکرم محمد داؤد صاحب آف جرمنی کی اہلیہ شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب نشتر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو دل کی تکلیف ہوئی ہے شیخ زاہد ہسپتال میں داخل ہیں۔

محترم محمد منظور احمد خان ایاز صاحب آف سبزہ زار لاہور ایک لمبے عرصہ سے فالج کے مریض ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ان سب مریضوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

تصحیح

○ الفضل مورخہ 23۔ ستمبر کے صفحہ 7 پر شاندار کامیابی کے تحت جو اعلان شائع ہوا ہے اس میں "عصمت ناصر" کی بجائے "عروج ناصر" نام پڑھا جائے۔

(ادارہ)

بجلی بند رہے گی

○ مورخہ 25، 28 اور 30۔ ستمبر کو ربوہ میں صبح 8 بجے سے 12 بجے دوپہر تک بجلی بند رہے گی۔ اسی طرح 27 اور 29۔ ستمبر کو محلہ دارالفضل (چنگی نمبر 3) میں بھی صبح 8 تا 12 بجے تک بجلی بند رہے گی۔

(واپڈا)

نکاح

○ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب ساکن کرائیڈن U.K ابن مکرم بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ چیف وارنٹ آفیسر (PAF) منڈی بہاؤالدین کا نکاح ہمراہ عزیزہ ڈاکٹر امتہ النور بنت مکرم چوہدری نور احمد صاحب بہاولپور طے ہوا ہے۔ اس نکاح کا اعلان بعوض مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر مورخہ 18-9-99 بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے کیا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین۔

اعلان داخلہ

○ پاکستان انسٹی ٹیوٹ برائے ڈویلپمنٹ اکنامکس (PIDE) نے Ph.D پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں ماسٹرز یا ایم فل میں مندرجہ ذیل مضامین ہونا ضروری ہیں۔ اکنامکس' لازمی اکنامکس' بزنس ایڈمینسٹریشن۔ میتھ۔ Demography یا شماریات۔

درخواست فارم وغیرہ ادارہ P.O.Box 1091 اسلام آباد سے دستیاب ہیں۔ معلومات کے لئے ادارہ کا فون نمبر (051) 9211857 درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5۔ اکتوبر 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

اعلان دار القضاء

(مکرم عبدالحی صاحب بابت ترکہ مکرم محمد یوسف صاحب)

مکرم عبدالحی صاحب ساکن مکان نمبر 1/38 محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد یوسف صاحب ولد مکرم غلام نبی صاب ،قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 1/38 دارالعلوم شرقی برقبہ 10 مرلہ انکے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اسپر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ ناصرہ یوسف صاحبہ (دختر)
(2) محترمہ مبارکہ رحمت صاحبہ (دختر)
(3) مکرم عبدالحی صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

تائیوان میں چوتھے روز بھی زلزلہ

تائیوان میں چوتھے روز بھی زلزلہ آیا ملک کے شمالی علاقوں کا دوسرے حصوں سے رابطہ منقطع ہو گیا ہے مزید جھٹکوں کے باعث امدادی ٹیموں کو کام کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ جاپان' امریکہ اور کئی دوسرے ملکوں کی ٹیمیں زندہ بچ جانے والوں کو تلاش کر رہی ہیں۔ ناقص تعمیر کے باعث کئی ٹھیکیداروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور ان سے پوچھ گچھ شروع کر دی گئی ہے۔ زلزلہ سے اب تک ایک لاکھ افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔

کرگل کے بعد سے سامنا ہو گا

بھارتی کانگرس کی صدر سونیا گاندھی نے کہا ہے کہ کرگل کے بعد بھارت کا سامنا چین سے ہو گا۔ ہماری فوج کا جادو وہاں پر چل نہیں سکے گا۔ واجپائی کو جشن منانے کی مہلت نہیں مل سکے گی۔ ان کے دوبارہ برسر اقتدار آنے پر ایسی تحریکیں اٹھیں گی کہ بھارت روس کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ووٹ حاصل کرنے کیلئے فاروق عبداللہ نے کشمیر میں جو طوفان بدتمیزی بپا کیا ہے اس کی وجہ سے پوری دنیا کے سامنے بھارت ننگا ہو گیا ہے۔ بال ٹھاکرے کی گھٹیا حرکتوں کی وجہ سے بھارتی مسلمانوں میں ہندوؤں کے خلاف نفرت بڑھ گئی ہے۔ سیکولرزم ختم اور ہندوازم قائم ہو رہا ہے۔

بھارت سے چین کا احتجاج

نئی کور کے قیام پر بھارت سے چین نے احتجاج کیا ہے۔ بھارت لیہہ اور لداخ میں اس کی سرحد کے قریب تعیناتی کے لئے 14 ویں کور کا نیا خصوصی یونٹ قائم کر رہا ہے۔ نئی دہلی میں اگرچہ بھارتی فوج کے ذمہ دار افسر چین کی ناراضگی کو اہمیت نہیں دے رہے لیکن اس صورت حال سے لگتا ہے کہ چین بھارت سرحد پر بالخصوص اقصائے چین میں بھارتی فوج کی تعیناتی میں رکاوٹ پیدا ہو گی۔

مارشل لاء اٹھا لیا گیا

مشرقی تیمور سے مارشل لاء اٹھا لیا گیا ہے انڈونیشیا نے یہ اعلان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اب وہاں حالات بہتر ہو رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق مشرقی تیمور سے انڈونیشیا کی فوج کی واپسی کا سلسلہ جاری ہے۔

بنگلہ دیش میں کشتی الٹ گئی

بنگلہ دیش میں کشتی الٹنے سے بچوں سمیت 15 خواتین ہلاک ہو گئیں۔ دریائے برہم پترا میں ایک چھوٹی کشتی گنجائش سے زیادہ افراد کو لے کر جا رہی تھی کہ ایک بڑی کشتی سے ٹکرا کر الٹ گئی۔ کئی افراد تیر کر باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ پولیس کے مطابق امدادی کارروائیاں کرنے والے ڈوبنے والوں کو تلاش کر رہے ہیں۔

شہریوں کو ماسکو چھوڑنے سے روک دیا گیا

روس کے شہریوں کو ماسکو چھوڑنے سے جبراً روک دیا گیا ہے۔ بم دھماکوں کی وجہ سے دس روز میں 11791- افراد ماسکو چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ باہر سے آنے والے ساڑھے پندرہ ہزار افراد کو بھی ماسکو میں قیام کا اجازت نامہ دینے سے انکار کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ اسکی معقول وجوہات بیان نہیں کر سکے۔

انسانی حقوق کی آڑ میں حملہ

چین نے کہا ہے کہ انسانی حقوق کی آڑ میں کسی ملک پر حملہ نہیں کیا جا سکتا۔ کوسووو کے عوام کے انسانی حقوق کو بہانہ بنا کر نیٹو نے سربیا پر بمباری کر کے اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی کی ہے جس سے عالمی تعلقات کی تاریخ میں بدترین مثال قائم ہوئی ہے۔ یہ کسی ملک کا اندرونی معاملہ ہے۔ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے نام پر مداخلت سے عالمی دہشت گردی کی پالیسی شروع ہو گی۔

چین پر ایٹمی راز چرانے کا شبہ

چین پر امریکہ کے ایٹمی راز چرانے کا جو شبہ ظاہر کیا گیا ہے اس بارے میں امریکہ چین کے خلاف دوبارہ تحقیقات کرے گا اور 12- ہزار سائنس دانوں سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ تحقیقات میں کوئی اہم معلومات نہیں مل سکیں اس لئے اس دفعہ تحقیقات کا دائرہ بڑھایا جا رہا ہے۔

ملائیشیا کے بادشاہ

73 سالہ سلطان صلاح الدین ملائیشیا کے بادشاہ بن گئے ہیں ان کی بیوی سیتی عائشہ دنیا کی کم عمر ترین ملکہ بن گئی ہیں ملکہ کی عمر 27 سال ہے۔ دونوں کی شادی 1990ء میں ہوئی تھی۔ ملائیشیا میں 5 سال کے عرصہ کے لئے بادشاہ بنایا جاتا ہے۔

بقیہ صفحہ 6

ہے جن میں ادویہ کی فہرست حروف تہجی کے اعتبار سے دی گئی ہے۔

البیرونی کی موجود کتب میں اصطرلاب۔ آلہ سدس کثافت الاوتار۔ شامل ہیں۔

البیرونی وہ ہمہ جہت شخص ہے جس کی کارکردگی۔ اور کردار کے حوالے سے اس کے معاصرین "الاستاذ" کے نام سے جانتے تھے۔

برائے استفادہ

نامور مسلم سائنسدان (اردو سائنس بورڈ)
نامور سائنسدان۔ رقیہ جعفری۔ سرفراز احمد

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 24 ستمبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 درجے سنٹی گریڈ
25- ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 6-03
26- ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-34
26- ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-57

استعفیٰ نہیں دے رہا

پاک آرمی کے سربراہ جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ میں استعفیٰ نہیں دے رہا۔ اپنی مدت پوری کروں گا۔ حکومت اور فوج میں کوئی اختلاف نہیں۔ افواہیں بے بنیاد ہیں۔ سیاسی معاملات میں مداخلت نہیں کر رہے۔ پاک فوج کی جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے اجلاس میں جو جنرل مشرف کی صدارت میں ہوا دفاعی معاملات، قومی سلامتی اور دوسرے پیشہ وارانہ امور پر بات چیت ہوئی۔ بحریہ اور فضائیہ کے سربراہوں نے کہا کہ امریکی بیان سیاسی معاملہ ہے۔ حکومت اسے اپنے طور پر اٹھا رہی ہے۔ میں سولجر ہوں، آئینی و سیاسی معاملات میں نہیں پڑنا چاہتا۔ فوج حکومت کا ذیلی ادارہ ہے۔ ہر اہم فیصلہ حکومت کرتی ہے۔ کارگل ایشو پر حکومت اور فوج میں کوئی غلط فہمیاں نہیں۔ بیک چینل ڈپلومیسی کے حوالہ سے نائیک نے خوامخواہ تنازعہ کھڑا کیا ہے کارگل ایشو سے مسئلہ کشمیر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

اپوزیشن سے مذاکرات کا فیصلہ

حکومت نے اپوزیشن سے مذاکرات کا فیصلہ کیا ہے۔ رابطوں کے لئے 3 رکنی حکومتی کمیٹی قائم کی جائے گی۔ سی ٹی بی ٹی، غیر جانبدار الیکشن کمشن، ووٹرز فہرستوں کی تیاری، آئندہ انتخابات کے بعد اقتدار کی مدت میں کمی بیشی شریعت بل اور دفعہ 62 اور 63 پر بات چیت میں آمادگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت کو کوئی خطرہ نہیں۔ اپوزیشن کا اتحاد عوامی حمایت نہیں رکھتا لیکن ہم مذاکرات پر یقین رکھتے ہیں۔ تمام مذاکرات دستور پاکستان کے ڈھانچے کے اندر رہ کر کئے جائیں گے۔ اراکین پارلیمنٹ سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عوام کو صاف ستھری حکومت دینے کے منصوبے پر کاربند ہیں۔ ہر شعبے میں کامیابیاں حاصل کی ہیں مگر ہماری اصل منزل ابھی بہت آگے ہے۔

29-30- اگست کی درمیانی رات

پاک فوج کے ترجمان بریگیڈیئر راشد قریشی نے کہا ہے کہ 29-30- اگست کی درمیان رات بھارتی فوج کے 400 فوجیوں نے ایک پاکستانی پوسٹ پر حملہ کیا جس کو پاکستان کی فوج نے پسپا کر دیا۔ اس میں 45 بھارتی فوجی ہلاک و زخمی ہوئے اور دو بھارتی گرفتار کر لئے گئے۔

ایم کیو ایم کا اقوام متحدہ کے سامنے مظاہرہ

ایم کیو ایم نے نیویارک میں اقوام متحدہ کی عمارت کے سامنے نواز حکومت کے خلاف مظاہرہ کیا۔ کارکنوں نے زبردست نعرہ بازی کی۔ اور حکومت پر الزام لگایا کہ وہ اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے ایم کیو ایم کے اراکین پارلیمنٹ کو گرفتار کر کے قانون کو پامال کر رہی ہے۔

اسلام آباد پر چڑھائی کا منصوبہ

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے اعلان کیا ہے کہ وہ اکتوبر میں اسلام آباد پر چڑھائی کریں گے۔ امریکہ بھی حکمرانوں کو نہیں بچا سکے گا۔ جماعت اسلامی عوام کے سوا کسی سے اتحاد نہیں کرے گی۔

سرتاج عزیز کی کوفی عنان سے ملاقات

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے نیویارک میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ وہ بھارت پر مذاکرات کے لئے دباؤ ڈالیں۔ 25 منٹ جاری رہنے والی اس ملاقات میں بھارتی کے ایٹمی نظریے اور افغانستان کی صورت حال پر تبادلہ خیال ہوا۔ کوفی عنان نے سرتاج عزیز کو یقین دہانی کرائی کہ وہ مسئلہ کشمیر حل کرانے کے لئے کردار ادا کریں گے۔ کوفی عنان نے کہا کہ پاکستان اور بھارت اپنے تنازعات حل کرنے کے لئے مذاکرات شروع کریں انہوں نے آئندہ سال پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت قبول کر لی۔

نو وزرائے اعظم کو مایوسی ہوگی

گورنر پنجاب سردار ذوالفقار علی کھوسہ نے کہا ہے کہ حکومت اپنی مدت پوری کرے گی گرینڈ الائنس کے 9 وزرائے اعظم کو مایوسی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ شہباز شریف نے بے شمار کام اپنے ذمے لے رکھے ہیں وہ کوئی ذمہ داری مجھے سونپیں تو مجھے خوشی ہوگی زراعت اور آبپاشی کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کو تیار ہوں۔

کنٹرول لائن عبور نہ کریں

دفتر خارجہ نے کشمیریوں سے کہا ہے کہ بھارتی فوج کے ہاتھوں معصوم کشمیریوں کے جانی نقصان کے اندیشے کے پیش نظر لبریشن فرنٹ کو کنٹرول لائن عبور کرنے کا منصوبہ ترک کر دینا چاہئے۔ بھارتی بے رحم ہیں وہ مظاہرین پر گولی چلا سکتے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ایسی صورت حال پیدا ہو۔

امریکہ سپر نہیں صفر طاقت ہے

جمعیت العلمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ امریکہ سپر نہیں صفر طاقت ہے۔ ہمارے چند تلخ جملوں نے اس کے اوسان خطا کر دیئے ہیں۔ امریکہ کو دھمکی نہیں دی اس کی دھمکی کا جواب دیا ہے۔ امریکہ کی نظریں کراچی اور گوادر پر لگی ہوئی ہیں۔ ہماری سیاست اس کا حصہ بن چکی ہے۔

فاؤنڈرز کی جیت

لاہور کے ایوان صنعت و تجارت کے انتخابات میں فاؤنڈرز نے ایسوسی ایٹ کلاس کی چاروں نشستیں جیت لیں۔

اقوام متحدہ نے اپیل مسترد کردی

اقوام متحدہ نے پاکستان کی اس اپیل کو مسترد کر دیا ہے کہ اس کی بحریہ کے طیارے کو بھارت کی جانب سے گرائے جانے کے واقعہ کی تحقیقات کرائی جائے۔

ہائی ویز کے معاملات میں مداخلت پر احتجاج

قائد حزب اختلاف بینظیر بھٹو نے ہائی ویز کے معاملات میں وفاقی حکومت کی مداخلت کو صوبائی حقوق پر ڈاکہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موٹروے کا منصوبہ انتہائی غیر ضروری اور صوبائی بجٹ پر بوجھ ہے ملکی معیشت کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا گیا ہے۔

سیٹی بج چکی ہے

پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ سیٹی بج چکی ہے حکومت کا بستر گول ہونے والا ہے حکومت کی تبدیلی کے لئے کسی لانگ یا شارٹ مارچ کی ضرورت نہیں۔ بینظیر ملک سے باہر ہی رہیں تو اچھا ہے۔ انتخابات میں ابھی وقت ہے۔ جو بچے گا وہ الیکشن لڑے گا۔ نواز شریف ابھی سے وکیلوں کا بندوبست کر لیں۔ ابھی تو عوام کو بھاری مینڈیٹ کے نیچے آنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

جنوبی ایشیا کے مسئلے پر بین الاقوامی کانفرنس

پاکستان نے جنوبی ایشیا کے مسئلے پر بین الاقوامی کانفرنس کی تجویز پیش کر دی ہے۔ عالمی برادری بھارت کو ایٹمی نظریہ ترک کرنے اور سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے پر مجبور کرے۔

تمام پرائز بانڈ ختم نئے جاری ہونگے

حکومت نے 100 روپے سے 25 ہزار روپے تک کی مالیت کے موجودہ پرائز بانڈ ختم کر کے دو سو روپے، 750، 1500، 7500، 15000، اور 40 ہزار روپے کی مالیت کے نئے پرائز بانڈ جاری کئے جا رہے ہیں۔

اپنی ہومیوپیتھک ضروریات کے لئے ہمیں یاد فرمائیں
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز
طارق مارکیٹ ربوہ فون 212352

ہومیوپیتھی میں پہلی بار
ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل نئے ایڈیشن 1999ء اور ہومیوپیتھک نسخہ جات کے ادویات پر مشتمل
234- ادویات مع خوبصورت بریف کیس
اور سادہ بکس رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں
ہومیوپیتھک ادویات ملنے کا با اعتماد نام
عزیز ہومیوپیتھک میڈیکل اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فون 212399

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور - ربوہ
دکان 04524-699
گھر 04524-211971

بیماری کا خاتمہ صرف معیاری دوا سے
جرمنی کی تمام سیل بند ادویات اور معیاری پاکستانی ادویات، گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک۔ پہلے سے زیادہ رعایتی قیمت پر نیز خالی ڈبیاں اور ڈراپرز دستیاب ہیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل۔
گولبازار ربوہ
فون 771
213156

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61